بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶ | سوموار ۲۶ شوال ۱۴۰۲ھ، ۱۶ ظہور ۱۳۶۱ ہش، ۱۶ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۵ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت قدرے بہتر ہے۔ قلب اور ٹانگوں میں درد کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• مکرم حمید الرحمٰن صاحب ابن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت ساہیوال اور مکرمہ منصورہ باسمہ صاحبہ بنت محترم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۴ اگست ۱۹۸۲ء کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام رابعہ رحمٰن رکھا گیا ہے مکرمہ منصورہ باسمہ صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی پوتی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب کرام سے نومولودہ کی صحت و تندرستی والی لمبی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• خاکسار کی صحت آنکھوں میں سفید موتیا اترنے تبخیر معدہ اور اینجائنا کی تکلیف کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاکسار کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ مشرقی افریقہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ربوہ میں یوم آزادی نہایت ذوق و شوق اور جوش و ولولہ سے منایا گیا

جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان کے ہر مرحلے میں بھرپور حصہ لیا

مسجد مہدی سے ملحقہ گراؤنڈ میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام جلسہ عام سے مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر!

ربوہ، ۱۴ ظہور، اگست۔ مرکز احمدیت ربوہ میں یوم آزادی پاکستان کی تقریب نہایت ذوق و شوق اور جوش و ولولہ سے منائی گئی۔ مسجد مہدی سے ملحقہ گراؤنڈ میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ایک جلسہ ہوا جس میں مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد نے تقریر فرمائی اور دستاویزی ثبوتوں اور شہادتوں کے ذریعہ واضح کیا کہ جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور حضرت مصلح موعود نے قائداعظم محمد علی جناح کی تحریک پاکستان کے ہر مرحلے میں بھرپور تائید و اعانت کی۔

اس جلسہ کی صدارت صدر عمومی ربوہ محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب نے کی۔ انہوں نے جلسہ کے آخر میں بچوں میں مٹھائی تقسیم کی اور اس دن ہونے والی کھیلوں کے خصوصی مقابلوں میں حصہ لینے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اس جلسے کا آغاز شام قریباً چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حافظ فرید احمد صاحب نے کی اس کے بعد تین بچوں مبشر احمد، محمود احمد اور عامر احمد نے قومی ترانہ پڑھا۔ بعد میں عزیز مظہر احمد نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم مولانا دوست محمد شاہد نے تقریر کی۔

مولانا صاحب نے کہا کہ آج کا دن اس لحاظ سے بہت مبارک اور مقدس ہے کہ آج وہ دن ہے جبکہ ایک ملک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر معرض وجود میں آیا اور مسلمان اس قابل ہوئے کہ قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں غلامی کی زنجیروں کو کاٹ پھینکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دعاؤں اور سجدات شکر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں اور اس شکر کے اظہار کا عملی طریق یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کی حکومت کو عملاً اپنے جسم پر نافذ کریں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو ان تکالیف اور مشکلات کا احساس نہیں ہے۔ جن سے گذر کر پاکستان بنا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی ساری صلاحیتوں کو پاکستان کی ترقی کے لئے وقف کر دیں۔

مولانا نے تحریک پاکستان کے نامور رہنماؤں کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین کی اور بتایا کہ تحریک پاکستان کے ایک بہت بڑے مجاہد حضرت مصلح موعود تھے جنہوں نے ۱۹۲۷ء سے لے کر جبکہ وہ قائداعظم سے پہلی بار ملے، ۱۹۴۷ء تک ہر لمحہ پاکستان کی تحریک کی تائید میں بھرپور خدمات انجام دیں۔ حضرت مصلح موعود نے قائداعظم محمد علی جناح سے اپنی پہلی ملاقات کے بعد قائداعظم کا ذکر یوں کیا۔

"میں مسٹر جناح کو ایک بہت زیرک، قابل اور مخلص خادم قوم سمجھتا ہوں اور ان سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی میرے نزدیک وہ ان چند لوگوں میں سے ہیں جنہیں اپنے ذاتی عروج کا اس قدر خیال نہیں جس قدر کہ قومی عزم کا ہے۔"
(مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت:۔ صفحہ ۹)

اسی طرح لیکچر شملہ میں بھی حضور نے قائداعظم کے بارے میں تعریفی کلمات ارشاد فرمائے اس ملاقات کے بعد حضرت مصلح موعود نے سائمن کمیشن کی آمد، نہرو رپورٹ کی مخالفت، راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے دوران تحریک پاکستان کی پرزور تائید فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے ذریعے قائداعظم کو لندن سے واپس بلوایا۔ اور پھر ۱۹۴۵ء کے الیکشن میں مسلم لیگ کی بھرپور تائید فرمائی۔ حتیٰ کہ قائداعظم نے حضرت مصلح موعود کا مسلم لیگ کی تائید کا ارشاد خود بھجوا کر اخباروں میں چھپوا دیا۔
(ڈان ۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء) باقی صفحہ پر

پاکستان کی بنیادوں میں احمدی مردوں اور عورتوں کا خون شامل ہے

احمدیوں کو پاکستان کیلئے دعائیں اور قربانیاں کرنیکی دوسرے شہریوں کی نسبت زیادہ ضرورت ہے

پاکستان حضرت اقدس ..... کے الہامات کے مطابق معرض وجود میں آیا

◉ مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا خطبہ جمعہ ◉

ربوہ:۔ ۱۳ ظہور / اگست۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔ اس خطبہ میں مولانا صاحب موصوف نے قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی قربانیوں کو واضح فرمایا اور بتایا کہ اب ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اس پاک وطن کے لئے قربانیاں دیں تاکہ ہمارا وطن دنیا کے نقشے پر ایک زبردست اور مضبوط مسلم ملک بن کر ابھرے۔

مولانا صاحب نے پندرہ منٹ کے خطبہ میں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الکوثر کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝
اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝

ترجمہ:۔ (اے نبی) یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ سو تو (اس کے شکریہ میں) اپنے رب کی (کثرت سے) عبادت کر اور اسی کی خاطر قربانیاں کر۔ اور یقین رکھ کہ تیرا مخالف ہی نرینہ اولاد سے محروم ثابت ہوگا۔

مولانا نے کہا کہ بارش کے قطرے، زمین کے ذرے اور آسمان کے ستارے گنے جا سکتے ہیں مگر قرآنی آیات کے حقائق و معارف کا شمار باقی صفحہ ۸ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ شوال ۱۴۰۲ھ

۱۶ ظہور ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس شہر کا دولہا

یہ ایک بھرا پرا شہر ہے۔ روشنی اور نور کا شہر۔ چہروں سے خوشیاں اور حرکات میں زندگی پوشیدہ ہے۔ ہر شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کردہ صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کر کے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کی جستجو کر رہا ہے۔ دفاتر میں دن رات کام ہو رہا ہے۔ دنیا بھر کی مذہبی صورت حال پر نظر رکھی جاتی ہے۔ زندگی اور حرکت اس شہر کی نمایاں خصوصیت ہے۔ ہر طرف خوشی اطمینان اور سکینت نظر آتی ہے۔

اس شہر کا نقطۂ مرکزی دنیا بھر میں بسنے والے لاکھوں احمدیوں کا روحانی آقا ہے اس شہر کی ہر حرکت و سکون اور شہریوں کی گفتگو اور بات چیت میں بار بار اس پیاری ہستی کا ذکر آتا ہے۔ اس شہر کا ہر شخص اس مقدس ہستی کے اشارۂ چشم و ابرو کا منتظر رہتا ہے کہ کب کوئی حکم ملے اور تعمیل ارشاد کر کے اپنے دامن میں مزید ثواب سمیٹ سکوں اس شہر کے باسی چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے اس بابرکت وجود کے بارے میں کوئی نہ کوئی گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ اس شہر کے باسیوں کو اس ایک شخصیت کی وجہ سے اس شہر میں رہنے پر فخر ہے۔

لیکن — کچھ دنوں سے صورت حال بدلی سی ہے۔ اس شہر کی رونقوں میں وہ دم خم نہیں رہا۔ اس شہر کی دل کو کھینچنے والی اداؤں میں وہ بانکپن نظر نہیں آ رہا۔ شہر وہی ہے۔ در و دیوار وہی ہیں۔ لیکن مہکار نہیں ہے۔ ایک نامعلوم اداسی ہے کہ فضاؤں میں رچی ہوئی ہے۔ ایک ان دیکھا غبار ہر طرف چھایا ہوا ہے۔ اس خوبصورت شہر کی خوبصورتی میں کوئی کمی ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتی ہے۔

آخر وجہ کیا ہے؟

وجہ پوچھی گئی تو پتہ چلا کہ اس شہر کا دولہا آجکل یہاں نہیں ہے۔ اس شہر کی ہر حرکت کا مرکز ثقل کہیں اور منتقل ہو گیا ہے۔ اب ہر نماز کے موقعہ پر اس کی پُرسوز آواز کانوں میں رس نہیں گھولتی۔ اب ہر جمعہ کے روز اس کی ساحرانہ خطابت روحوں میں نئے ولولے نہیں دوڑاتی۔ اب اس کی طرف سے کوئی تازہ حکم نہیں آتا کہ اس کی فوری اطاعت میں دن رات ایک کیا جائے۔ اس سے دلوں پر اداسی ہے ایک ان جانی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ ؎

تھی وہ اک شخص کے تصور سے
اب وہ رعنائی خیال کہاں؟

یہ شہر ربوہ ہے۔ یہ عالمگیر جماعت احمدیہ کا روحانی مرکز ہے۔ اس شہر کی روح رواں اور اصل شخصیت حضرت امام جماعت احمدیہ ہیں۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل اپنے پہلے غیر ملکی دورے پر بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں۔

اے مولا! تو اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے، ہر سفر میں ہر مقام پر ان کی اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے تائید و نصرت فرما۔ ان کو جلد از جلد واپس ہمارے درمیان لا کہ ہم ایک بار پھر حضور کا نورانی چہرہ دیکھ کر اور حضور کی جام معرفت سے لبریز باتیں سن کر اپنی روحوں کی تشنگی دور کر سکیں آمین

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی

سیدنا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں:۔

"اِلٰہ کہتے ہیں مقصود۔ معبود۔ مطلوب کو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی یہی ہیں لَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مَقْصُوْدَ لِیْ وَلَا مَطْلُوْبَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔ یہی سچی توحید ہے ہر طرح وحدت کا مستحق اللہ تعالیٰ کو ہی ٹھہرایا جاوے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴)

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنے والے واقعات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کی جھلکیاں

گنوار بدو آنحضورؐ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرتا رہا

مگر رحمۃ للعالمین کی پیشانی پر بل تک نہ آیا

عرب کا ایک جاہل اور گنوار بدو شہر میں آ گیا۔ دین اسلام کی تربیت کا رنگ ابھی اس پر نہ چڑھا تھا۔ لیکن حق کی آواز اپنی طبعی کشش کی وجہ سے اس پر اثر کر رہی تھی۔ چنانچہ وہ مسجد نبوی چلا گیا۔ وہاں پر کہیں اسے پیشاب آیا تو مسجد کے صحن میں ہی ایک طرف بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ طہارت و پاکیزگی اور صفائی کی تربیت حاصل کرنے والے صحابہؓ نے یہ نظارہ دیکھا تو بڑے ناراض ہوئے اور ڈنڈے اٹھا کر اس کی طرف لپکے کہ اسے مسجد کا تقدس و احترام پامال کرنے کی سزا دیں۔ قریب تھا کہ صحابہ میں سے کوئی اس جاہل بدو کو پیٹ دیتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو روکا اور فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو۔ اس کو کیا پتہ کہ مسجد کا کیا تقدس ہے؟ پیشاب کرتے ہوئے اسے پریشان کرنے سے اس کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔ چنانچہ صحابہ رک گئے۔ اس بدو نے یہ معاملہ دیکھا تو کمال بے نیازی اور اطمینان سے بیٹھا پیشاب کرتا رہا۔ آخر اٹھا اور روانہ ہو گیا۔ تب نبیوں کا وہ سردار اٹھا اور صحابہ سے فرمایا اب لوٹے لو اور اس جگہ پانی بہا کر اس جگہ کو پاک کر دو۔ چنانچہ صحابہ نے ایسا ہی کیا اور یہ سبق سیکھا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کی بھی عزت نفس کا خیال رکھنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔ اور خود پر جبر کرنا اور صبر کے ساتھ دوسروں کے لئے خود قربانی کرنا اعلیٰ وصف ہے۔

اس سے بھی بڑا ایک واقعہ یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ مال ختم ہو گیا۔ مگر ایک بدو کو کچھ نہ ملا۔ وہ اپنے گنوارپن میں غصے میں آ گیا اور اپنی چادر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گلے میں ڈال دی اور اسے بل دینے شروع کئے۔ ہماری جان و مال ہمارے ماں باپ سے بھی پیارا وہ عظیم وجود ذرا بھی غصے میں نہ آیا اور کمال شفقت اور حلم سے فرماتا رہا۔ کہ مال ختم ہو گیا ہے میں بخیل نہیں ہوں۔ لیکن وہ بدبخت بدو چادر کو بل دیتا رہا۔ اور مال طلب کرنے کے لئے تکرار کرتا رہا۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں تکلیف کے مارے حلقوں سے باہر نکلنے لگیں۔ پیشانی مبارک پر بھی شکن نہ آئی۔ غصے کا اب بھی کہیں نام و نشان نہیں۔ مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ دیکھو میں بخیل نہیں ہوں اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ضرور تم کو دیتا۔ آخر تھک کر بدو نے آپ کو چھوڑا۔

پاکوں کا سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کوئی عام آدمی نہ تھا وہ بابرکت ہستی اس وقت عرب کی بادشاہ تھی اور بڑے بڑے بہادروں کا پتہ آپ کا نام سنکر پانی ہوتا تھا۔ آج کسی معمولی چپڑاسی کو بھی ادنےٰ سی تکلیف تو پہنچا کر دیکھیں وہ جان کا لاگو ہو جائے گا اور دس دفعہ کہے گا تم جانتے نہیں میں کون ہوں؟ لیکن نبی پاک کی سیرت تو دنیا بھر میں ہونے والے انتہائی حیران کن واقعات کا مجموعہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

متبعین کے لئے دعا

سیدنا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں متقی ہوں۔ کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵)

امیر المؤمنین کا لقب

اور اس کا تاریخی و دینی پس منظر

(مکرم ابو طاہر فارانی صاحب - لاہور)

"امیر المومنین" کی اصطلاح کے لفظی معنے ہیں۔ مومنوں کا امیر یا حاکم۔ بعض مصنفوں نے اس کا ترجمہ PRINCE OF THE BELIEVERS کیا ہے۔ جو نہ لغت کے اعتبار سے درست ہے۔ نہ تاریخ ہی کی رُو سے۔ مقدمہ ابن خلدون اور شبلی نعمانی کی "الفاروق" کے مطابق یہ لقب سب سے پہلے اسلام کے خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطابؓ نے اختیار فرمایا۔ آپ سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اوّل۔ "خلیفۃ الرسول" کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو مسلمان انہیں "خلیفۃ الرسولؐ" کہنے لگے۔ اس پر مسلمانوں میں تبصرے ہونے لگے، کہ چوتھی یا پانچویں خلافت کے وقت اس اصطلاح کی کیا شکل بن جائے گی۔ اس پر حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا:-

"مجھے "امیر المومنین" کہہ لیا کرو"

گویا یہ اصطلاح اسلام کے جلیل القدر خلیفہ دوم ہی کے عہد میں تخلیق ہوئی۔ اور آپ ہی کے عہدِ خلافت سے اس کا استعمال شروع ہوا آپ کے بعد اسلام کے تیسرے اور چوتھے خلیفہ راشد کو بھی "امیر المومنین" ہی کہا، پکارا اور لکھا جاتا رہا۔

"امیر (رکبان) سے مراد وہ شخص ہے جسے امر یعنی حاکم یا قیادت تفویض کی جائے۔ (اس میں فوجی قیادت بھی شامل ہے) اور اس عام مفہوم کے مطابق اسے کلمۂ المومنین کی طرف مضاف کر کے اس سے وہ امیر مراد لیے جاتے تھے۔

جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپؐ کے بعد مختلف اسلامی مہموں کی قیادت سپرد کی گئی۔ جیسے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (رکبان) کو امیر کہا گیا۔

ائمہ دین اور اکابر علماء کیلئے

حضرت امیر معاویہؓ کے عہدِ امارت میں بھی (جب خلافت مبدل بہ حکمرانی ہو رہی تھی) انہیں "امیر المؤمنین" ہی لکھا اور پکارا جاتا رہا۔ بغداد کے خلفاء کے انداز و اطوار تو یکسر سیاسی حکمرانوں کے سے تھے۔ پھر ان میں بعض ایسے بھی حکمران ہوئے ہیں۔ جن کے افعال و کردار مومنانہ بھی نہ تھے لیکن جب تک اُن کے تمدن و معاشرت پر عربیت غالب رہی وہ امیر المومنین کہلانے میں فخر اور لذت محسوس کرتے رہے حتیٰ کہ شاہی درباروں، ایوانوں اور محلوں پر عجمیت پوری طرح چھا گئی۔ تو مسلم حکمرانوں کے لیے "ظلّ اللہ" اور "ظلِ سبحانی" ایسی متعدد جدید اصطلاحیں تراش لی گئیں۔

لیکن چونکہ یہ اصطلاح صرف مسلم حکمرانوں ہی کے لیے مختص نہ تھی۔ اس لیے ائمہ دین اور اکابر علماء کیلئے اس (اصطلاح) کا استعمال حسبِ سابق جاری رہا۔

اُردو دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب کے مطابق شیعوں کا فرقہ امامیہ "امیر المومنین" کا لقب صرف حضرت علیؓ بن ابوطالب کے لیے مخصوص سمجھتا ہے۔ اسماعیلیوں کا ہر فرقہ اسے اپنے اپنے مسلّمہ خلفاء کے لیے استعمال کرتا ہے۔ زیدی شیعوں کے نزدیک ہر وہ علوی جو بزورِ شمشیر اپنے اقتدار کو منوالے خود کو "امیر المومنین" کہلا سکتا ہے۔ مثلاً یمن کے زیدی امام۔ البتہ خوارج کے ہاں لفظ امیر المومنین کا استعمال قاہرت کے رستمیوں کے سوا بہت شاذ ہے۔ لیکن اسکا استعمال ائمہ اور علماء کے لیے ہمیشہ ہوتا رہا۔ مثلاً

- مشہور محدث عتبہ بن الحجاج کو "امیر المومنین فی الروایۃ" کہا گیا۔ ابونعیم حلیۃ الاولیاء ۷: ۱۴۴) اسی طرح
- مشہور نحوی ابوحیان غرناطی کو "امیر المومنین فی النحو" کہا گیا (المقری نفح الطیب ص ۸۲۶)

"دائرہ معارف اسلامیہ" نے انہی دو مثالوں پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن اسلامی لٹریچر کا اگر بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا جائے۔ تو متعدد تاریخی شواہد اس امر کے ملتے ہیں۔ کہ یہ اصطلاح صرف مسلم فرمانرواؤں ہی کے لیے مخصوص نہیں تھی۔ بلکہ صدیوں سے ائمہ دین اور اکابر علماء کے لیے بھی مروّج ہے چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں:-

چند اور مثالیں

(۱) حضرت امام مالک بن انسؒ امام دار الہجرت (۹۳ھ - ۱۷۹ھ) جن کو تبع تابعین کے پاک زمرے میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ "امیر المومنین فی الحدیث" کے نام سے یاد کیے گئے (تاریخ الحدیث ص ۲۰۷۔ از پروفیسر عبد الصمد جامعۃ الازہری ناشر مکتبہ امین لاہور اُردو بازار لاہور)

۲۔ حضرت سفیان بن سعید ثوریؒ (۹۷ھ - ۱۶۱ھ) بھی تبع تابعین میں سے تھے۔ حضرت الامام الحافظ شیخ الاسلام علی بن حجر العسقلانیؒ (متوفی ۸۵۲ھ) نے آپ کو تہذیب التہذیب جلد ۴ ص ۱۱۳ پر۔

"امیر المومنین فی الحدیث" تسلیم کیا ہے۔

علاوہ ازیں صوفی اسلام حضرت خواجہ فرید الدین عطار کی مشہور کتاب "تذکرۃ الاولیاء" کے سولہویں باب میں بھی اس خطاب کا ذکر ملتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ (۱۹۴ھ - ۲۵۶ھ) بھی امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے ملقب ہیں (تاریخ الحدیث ص ۲۱۷ از صارم)

(۴) امام الکبیر حضرت علی بن عمرو دار قطنیؒ (۳۰۶ھ - ۳۸۵ھ) کو بھی اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مدینہ منورہ سے ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۹ء میں السید عبد اللہ ہاشم یمانی المدنی نے "سنن دار قطنی" کا جو تصحیح شدہ ایڈیشن شائع کیا ہے۔ اُس کے دیباچے کے ص ۹ پر صاف لکھا ہے:-

"الدار قطنی امیر المؤمنین فی الحدیث"

یہ دیباچہ ابو الطیب محمد شمس الحسن الصدیقی عظیم آبادی نے تحریر کیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت سید احمد بریلویؒ اور اُن کے خلیفہ سید محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی کی نسبت "سوانح احمدی" مصنفہ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسروی کے صفحہ ۹۸، ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۲۰ اور ص ۱۲۶ پر امیر المؤمنین" کا لفظ لکھا گیا ہے اور ص ۱۲۰ اس لقب کے استعمال کی وجہ یہ تحریر کی ہے کہ:-

لاکھوں لوگوں نے ان کی بیعتِ امامت کر کے ان کو اپنا سردار بنالیا۔ پس اس روز سے آپ بلفظ امام یا امیر المؤمنین یا خلیفہ کے مشہور ہیں۔

حالانکہ مسلّم ہے کہ متذکرہ بالا دونوں بزرگ صاحبِ حکومت و سیاست نہ تھے۔ ثابت ہوا۔ کہ یہ اصطلاح مسلم فرمانرواؤں کے لیے مخصوص نہیں۔ بلکہ اسلامی لٹریچر کے مطابق ائمہ دین اور جید علمائے ربانی کے لیے بھی صدیوں تک اصطلاح استعمال ہوتی رہی ہے

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۹ر اگست ۱۹۸۱ء ص ۱۱ تا ص ۱۲)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا
پچیسواں ۲۵ سالانہ
اجتماع

مجلس انصار اللہ عالمگیر کا پچیسواں ۲۵ مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۵ - ۶ - ۷ نبوت / نومبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ خالص دینی ماحول میں مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ مجالس انصار اللہ سے التماس ہے کہ اس رُوحانی اور مبارک اجتماع میں انصار اللہ اراکین کو کثرت سے شامل ہونے کی تحریک فرمائیں تا احباب خلیفۂ وقت کے بابرکت کلام سے براہ راست فیض یاب ہو سکیں۔

(قائد عمومی مجالس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زرخیزی زمین کے لیے ایک ضروری جزو

سبز کھاد

(مکرم چوہدری رشید الدین صاحب — ربوہ)

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر کئی ارباب حل و عقد کو یہ خدشہ لاحق ہے کہ انسانی نسل کے بڑھنے کی اگر یہی رفتار رہی تو اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کوئی چیز میسر نہ ہوگی اور نسلِ انسانی بھوکوں مرنے لگے گی۔ اس مشکل کا حل انہوں نے ضبط تولید تجویز کیا ہے۔

اسلام اس مسئلہ کا منفی حل پیش کرنے کی بجائے مثبت حل پیش کرتا ہے اور وہ یہ کہ ہمیں پیداوار زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ قرآن مجید زمینداروں سے کہتا ہے کہ وہ ایک بیج سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اناج حاصل کر سکتے ہیں۔

زراعت کے موجودہ حالات کو مدنظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی تائید میں ایسی رُو چلا دی ہے کہ فصلوں کی نئی نئی اقسام دریافت ہو رہی ہیں جو پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ پیداوار دیتی ہیں یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ حکومت پاکستان بھوک کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے زرعی پیداوار بڑھانے کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ مگر ہمارے زمینداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ انتہائی کوشش کریں کہ ان کی پیداوار پہلے سے کئی گنا بڑھ جائے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت اور رزاقیت کے اظہار کا کسی حد تک وہ بھی ذریعہ بن جائیں اس میں اگر ایک طرف مخلوقِ خدا کی بھلائی ہے تو دوسری طرف ذاتی فائدہ بھی۔ ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہے۔ پھر جب ان کی آمد بڑھے گی تو وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی بھی زیادہ پیش کر سکیں گے۔

پیداوار بڑھانے کے لیے جہاں اور بہت سی باتیں ضروری ہیں وہاں سبز کھاد کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کے لیے سبز کھاد بہت مفید ہے زمین کو زرخیز بنانے کا قدیم طریقہ گوبر کی کھاد کا استعمال ہے۔ بلاشبہ یہ ایک مکمل اور سب سے بہتر کھاد ہے۔ اس میں زرخیزی کے لیے ہر قسم کے ضروری مرکبات موجود ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ مفید کھاد اتنی مقدار میں مہیا نہیں ہو سکتی کہ ہر جگہ ہر فصل کی ضرورت کو پورا کیا جا سکے۔

ماہرین زراعت نے تحقیق اور تجربہ کے بعد اس مشکل کا حل یہ پیش کیا ہے کہ کسان اپنے کھیتوں میں سبز کھاد کا استعمال کریں جو گوبر کی کھاد کے متبادل ہے اور قریباً قریباً وہی فوائد اپنے اندر رکھتی ہے۔

زمین کی زرخیزی بڑھانے اور قائم رکھنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے نباتاتی مادہ۔ اس سے زمین کی حالت ٹھیک رہتی ہے زمین میں پانی جذب کرنے کی اہلیت بڑھ جاتی ہے اور ہوا کا گزر بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ مادہ گوبر پتوں اور تنکوں وغیرہ کے گلنے سڑنے سے پیدا ہوتا ہے جو فصل کی کٹائی کے بعد کھیت میں رہ جاتے ہیں یا خود ڈالے جاتے ہیں۔ ۲۔ وہ تین اہم اجزاء جو فصل کی خوراک بنتے ہیں یعنی نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش۔

گوبر کی کھاد میں نباتاتی مادہ اور یہ تینوں اجزاء اور بعض دیگر عناصر بھی مناسب اور متوازن مقدار میں موجود ہوتے ہیں چنانچہ اگر زمیندار اپنے کھیتوں میں ہر فصل سے پہلے صرف گوبر کی کھاد استعمال کرتا رہے تو فصل کی تمام ضروریات پوری ہو جائیں گی عمدہ پیداوار حاصل ہو گی۔ اور کسی قسم کی دوسری کھاد استعمال کرنے کی چنداں ضرورت نہ رہے گی لیکن چونکہ اتنی مقدار میں اس کا ہر زمیندار کو مہیا ہونا ممکن نہیں اس لیے اس بات کی ضرورت پڑتی ہے کہ جہاں یہ مہیا نہ ہو سکے وہاں کسی اور ذریعہ سے مندرجہ بالا اجزاء زمین کو فراہم کیے جائیں۔

کیمیاوی کھادوں کی تیاری نے نائٹروجن فاسفورس اور پوٹاش کا مسئلہ تو حل کر دیا ہے اور زمیندار بڑی آسانی سے ہر فصل کو ضرورت کے مطابق یہ کھادیں دیکر اچھے نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ رہا نباتاتی مادے کا سوال۔ اس کے حصول کے لیے سبز کھاد کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہمارے زمیندار کیمیاوی کھادوں کی طرف تو اب خوب توجہ دے رہے ہیں لیکن سبز کھاد کی طرف سے وہ غافل ہیں حالانکہ یہ کیمیاوی کھادوں کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ نباتاتی مادے کی عدم موجودگی کی صورت میں یہ کھادیں فصل کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتیں بلکہ الٹا زمین کی حالت بگاڑنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ کیمیاوی کھادوں کا استعمال ہمارے لیے ابھی نئی بات ہے۔ لوگوں نے دیکھا ہے کہ ان کی فصلوں پر ان کا فوری اثر ہوتا ہے اور پیداوار بڑھ جاتی ہے اس لیے وہ دھڑا دھڑ یہ کھادیں استعمال کرنے لگے ہیں لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس طرح وہ اپنی زمین کی دو ضرورتوں میں سے صرف ایک ضرورت پوری کر رہے ہیں اور دوسری کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ یہ بات آگے چل کر بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے فی الحال تو چونکہ ہماری زمینوں میں پہلے نباتاتی مادہ کی کچھ مقدار موجود ہے اس لیے نقصان سامنے نہیں آ رہا لیکن کھادوں کے اس یکطرفہ استعمال سے کچھ عرصہ بعد نقصان نمایاں ہوگا۔

بعض ترقی یافتہ ممالک نے ہم سے پہلے یہ غلطی کی اور نقصان اٹھایا تب وہ سبز کھاد کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہمارے زمینداروں کو چاہیئے کہ ابھی سے اپنی زمینوں کو متوازن خوراک مہیا کریں جہاں وہ کیمیاوی کھاد کا استعمال کرتے ہیں وہاں سبز کھاد بھی ضرور دیں۔

سبز کھاد سے مراد یہ ہے کہ کسی ایسی فصل کو جس سے کافی مقدار میں نباتاتی مواد حاصل ہو سکے کھیت میں کاشت کر کے پھول آنے کے وقت (یعنی سخت ہونے سے پہلے پہلے) ہل چلا کر اُسے زمین میں دبا دیا جائے تاکہ وہ گل سڑ کر زمین میں تحلیل ہو جائے اور زمین کے نباتاتی مادے کی مقدار میں اضافہ کرے۔

نباتاتی مادہ حاصل کرنے کے لیے عام فصلوں کی نسبت پھلی دار فصلیں بہت بہتر ہیں کیونکہ ان کی کاشت سے زمین میں نائٹروجن کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جو زمین کے لیے ضروری جزو ہے۔ پھر ان سے کیلشیم اور فاسفورس کی مقدار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ زمین بھربھری اور نرم ہو جاتی ہے۔

سبز کھاد کے طور پر استعمال ہونے والی فصلیں اور ان کی افادیت کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔

یہ مئی جون جولائی میں کاشت کی جاتی ہیں۔ آخری تین موسم سرما میں کاشت ہونیوالی فصلیں ہیں۔ یہ عام طور پر اکتوبر نومبر میں بوئی جاتی ہیں اور اور جنوری فروری میں زمین میں دبا دی جاتی ہیں۔ جو کھاد کے لیے بوئی جائے جب اُسے پھول آنے شروع ہوں تو اُسے زیر زمین دبا دینا چاہیئے۔ کیونکہ اُس وقت تک پودوں کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے اس لیے اس سے سبز مادہ کی زیادہ سے زیادہ مقدار حاصل ہو سکتی ہے دوسرے اس وقت پودے ابھی نرم و نازک ہوتے ہیں اور ان کے گلنے سڑنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔

فصل کو زمین میں دبانے کا طریق یہ ہے کہ فصل تیار ہونے پر اُسے پانی دیا جائے اور وتر آنے پر اس پر بھاری سُہاگہ چلا دیا جائے تاکہ فصل اچھی طرح زمین پر لیٹ جائے پھر مٹی پلٹنے والا ہل چلا کر اُسے زمین میں دبا دیا جائے ہل چلانے کے بعد بعض اوقات دوبارہ سُہاگہ چلانا مفید رہتا ہے۔ تاکہ فصل پوری طرح مٹی کے نیچے دب جائے۔

زمین میں دبائی ہوئی فصل عموماً ڈیڑھ ماہ میں گل سڑ کر کھاد میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس دوران میں اگر زمین خشک ہو جائے تو ایک دو بار پانی دینا مفید ہوتا ہے۔ گلنے سڑنے کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اگر سبز کھاد دبانے سے پہلے اس پر نصف بوری امونیم سلفیٹ کھاد چھڑک دی جائے تو فائدہ ہوتا ہے

بہرحال فصل کاشت کرنے سے پہلے پہلے گلنے سڑنے کا عمل مکمل ہو جانا چاہیئے۔ اس لیے سبز کھاد دبانے اور نئی فصل بونے کے درمیان دو ماہ کا وقفہ ضروری ہے کیونکہ سبز کھاد کا پورا فائدہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ وہ گل سڑ کر زمین میں نائٹریٹ کی شکل میں تبدیل ہو جائے۔

اُمید ہے کہ زمیندار احباب ان گزارشات سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بہت برکت دے۔ آمین۔

نام فصل	فی ایکڑ مہیا ہونیوالا نباتاتی مادہ		فی ایکڑ حاصل ہونیوالی نائٹروجن	
۱۔ گوارا	۲۰۰	من	۱¼	من
۲۔ سن	۲۰۰	"	۱	"
۳۔ جنتر	۱۵۰	"	۳۳	سیر
۴۔ لوبیہ	۱۵۰	"	۲۵	"
۵۔ سینجی	۲۳۶	"	۱½	من
۶۔ برسیم	۲۵۵	"	۲۷	سیر
۷۔ مٹر	۲۰۱	"	۳۰	"

ان سے پہلی چار موسم گرما کی وہ فصلیں ہیں

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

قتل کرنے لئے آیا مگر خود "قتل" ہوگیا

ایک مخالف کے قبولِ احمدیت کا ایمان افروز واقعہ

"لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ حضرت اقدس کے خلاف وعظ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ جو کوئی اسے قتل کر ڈالیگا وہ بڑا ثواب حاصل کرے گا اور سیدھا بہشت میں جائے گا۔ وعظ سننے والوں میں ایک گنوار بھی تھا جو لٹھ اٹھائے ہوئے تھا جب اس نے مولوی صاحب کا پُرجوش وعظ سنا تو اسی لٹھ کو ہاتھ میں لئے حضرت صاحب کے مکان پر پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ اتفاق سے اس وقت حضرت صاحب دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے تقریر فرما رہے تھے اور چند آدمی جن میں کچھ احمدی اور کچھ غیر از جماعت دوست تھے اردگرد بیٹھے حضور کی باتیں سن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ میں داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحب نے اس کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا وہ بھی سننے لگا چند منٹ کے بعد اس تقریر کا کچھ اثر اس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھوں میں زمین پر آگیا اور مزید تقریر کو سننے کے لئے وہ بیٹھ گیا۔ اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحب نے اس سلسلۂ گفتگو کو جو جاری رکھا تھا بند کیا اور مجلس سے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آگئی ہے اور میں حضور کو سچا سمجھتا ہوں اور آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے متاثر ہو کر اس ارادہ سے یہاں اس وقت آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپ کو قتل کر ڈالوں اور سیدھا بہشت پہنچ جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر مجھے بہت پسند آئی اور ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہوگیا ہے آپ بیشک سچے ہیں اور آپ کی باتیں سب سچی ہیں میں بھی آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔"

یہ ایمان افروز واقعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب ذکرِ حبیب کے صفحہ ۱۴ پر درج فرمایا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کے پیاروں کی قوتِ قدسیہ کا اندازہ ہوتا ہے نیک نمونہ مشعلِ راہ بن کر سامنے آتا ہے۔ وہ کسی مخالف کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے، دنیا انہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتی ہے حتیٰ کہ لوگ ان کو قتل کرنے کے لئے آتے ہیں مگر وہ ان سے خائف ہونا تو کجا ان کو خاطر میں بھی نہیں لاتے کیونکہ ان کو یقین ہوتا ہے کہ وہ انہیں قتل کرنے کی بجائے خود "قتل" ہو جائیں گے۔

تنزانیہ میں دو نئی جماعتوں کا قیام

تین (۳) ماہ میں ۶۰ ہزار شلنگ کے لٹریچر کی فروخت

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کی آمدہ رپورٹس مظہر ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری تبلیغ کے شیریں ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی میں بٹورا سے ساٹھ میل دور بکوبا کے علاقہ میں دو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں مجموعی طور پر اکتیس احباب بیعت کر کے داخلِ سلسلہ احمدیہ ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورو گورا کے علاقہ میں جہاں ایک نوجوان نے جلسہ کے موقع پر سٹیج پر آکر قبولِ احمدیت کا اعلان کیا تھا دلوں پر ایک نمایاں تغیر اور جستجو پیدا ہوئی ہے اس پہلی سہ ماہی میں صرف دارالسلام میں ساٹھ ہزار شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ اس طرح دوسری ریجنز میں اٹھائیس ہزار شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ یوں محسوس ہو رہا ہے کہ فرشتے دلوں میں جنبش پیدا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی غیر معمولی نصرت فرمائے اور ہم اپنی آنکھوں سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ مشاہدہ کریں۔ آمین یا ربّ العالمین (وکیل التبشیر)

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں

داخلہ سے متعلق معلومات

(مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب جی ٹی ایس بکشال لاہور)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
"اطلبوا العلم من المھد
الی اللحد"
کہ ماں کی گود سے قبر کی لحد تک علم
حاصل کرتے رہو۔

اسی ارشاد نبوی کی تعمیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تعلیم کے فروغ نیز بچوں میں تعلیم کے حصول کا شوق پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا تھا۔

اس منصوبے کی بنیادی روح ہر ممکن کوشش کے ذریعے علم حاصل کرنا ہے لیکن بعض اوقات کالجوں میں داخل ہو کر باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں رہتا۔ اس لئے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے ان طلباء کیلئے جو کسی وجہ سے کالج میں داخلہ لیکر باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر رہے ہوں۔ اور اُن بڑوں کیلئے جو باقاعدہ تعلیم کی عمر سے آگے نکل چکے ہوں گھر بیٹھے ڈاک کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس میں ہر مضمون کی چار مشقیں گھر پر مطالعہ کے بعد اپنے ٹیوٹر کو بھجوانا ہوتی ہیں۔ چھ ماہ بعد سمسٹر کے خاتمہ پر باقاعدہ امتحان ہوتا ہے۔ گھریلو مشقوں اور باقاعدہ امتحان میں ۴۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والا پاس سمجھا جاتا ہے۔ ایف اے کے سرٹیفکیٹ کیلئے پانچ مکمل کورس اور دو نصف لازمی کورس (اسلامیات اور مطالعہ پاکستان) اور بی اے کی ڈگری کیلئے سات مکمل کورس اور دو نصف لازمی کورس (اسلامیات لازمی اور مطالعہ پاکستان لازمی) پاس کرنا ضروری ہیں چھ ماہ کا ایک سمسٹر ہوتا ہے ایک سمسٹر میں دو مکمل کورس یا ایک مکمل اور دو نصف کورس لینے اور پاس کرنے کی اجازت ہے۔ ایف اے کیلئے اِس وقت ۱۰ مکمل اور سات نصف کریڈٹ کورس تیار کروائے جاتے ہیں۔ بی اے ڈگری کیلئے تیرہ مکمل اور تین نصف کریڈٹ کورس تیار کئے ہیں۔ کوئی مضمون لازمی نہیں ہے۔ اگر آپ ہفتہ میں چار پانچ گھنٹے یا ہر روز ایک گھنٹہ تعلیم کیلئے فارغ کر سکیں تو آپ باآسانی بڑے اچھے نمبروں میں ایف اے اور بی اے پاس کر سکتے ہیں۔ ایک آرڈی نینس کے ذریعہ اِس یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری کو دوسرے بورڈز اور یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری کے برابر قرار دے دیا گیا ہے۔ نصابی کتب اور درسی مواد یونیورسٹی کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر طلباء کی راہنمائی کیلئے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ نیز علاقائی مراکز مطالعہ میں جز وقتی راہنمائی کا بھی انتظام ہے۔ حاضری ضروری نہیں ہے مگر جو طالب علم چاہے استفادہ کر سکتا ہے۔ فیس معمولی ہے پہلی بار ممبر بننے پر دس روپے رجسٹریشن فیس ادا کرنا ہوتی ہے انٹرمیڈیٹ کے ایک مکمل کورس کی فیس ۶۰/- روپے اور نصف کورس کی فیس ۳۰/- روپے ہے جبکہ بی اے کے مکمل کورس کی فیس ۷۰/- روپیہ اور نصف کورس کی فیس ۳۵/- روپیہ ہے اس میں آخری امتحان کی فیس شامل ہے اور یہ داخلہ کے وقت داخل کرنا ضروری ہے۔

آئندہ سمسٹر اکتوبر ۸۲ء۔ مارچ ۸۳ء کے فارم داخلہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۸۲ء ہے فارم داخلہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ داخلہ کو جوابی لفافہ بھیج کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ نیشنل بینک آف پاکستان کی مخصوص شاخوں سے بھی فارم مل سکتے ہیں اور فیس بنک کی انہی شاخوں میں جمع کروائی جا سکتی ہے۔

نیز یونیورسٹی کے علاقائی دفتروں۔ پشاور کوئٹہ۔ کراچی۔ ملتان لاہور میرپور۔ اسلام آباد فیصل آباد حیدرآباد اور گلگت سے بھی فارم اور راہنمائی مل سکتی ہے۔

زعماء کرام انصار اللہ سے صدر محترم کا ارشاد

"قرآن پاک میں مال اور جانی قربانی کا اتنا تکرار پایا جاتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور بار بار یہ بتایا گیا ہے جو کچھ دو اللہ کے لئے دو۔ اس کیلئے نیت کی صفائی اور پاکیزگی ضروری ہے ..... مجھے چندے کی زیادتی سے کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ جماعت کے کام تو خدا نے کروانے ہیں ..... جو کچھ دو پاکیزگی سے دو۔ جس خدا نے تمہیں دیا ہے۔ اس کو دینا ہے کیا کوئی خدا کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟۔ اس سال صحیح بجٹ بنائے جائیں۔ اگر کوئی چندہ کی شرح سے ڈرتا ہے۔ تو بے شک بے شرح دے دیں۔ بہرحال آمد لکھواتے وقت غلط آمد نہیں لکھوانی۔ بجٹ صحیح بنانا چاہیئے۔ دلوں کی اصلاح کریں۔ سچائی کی عادت ڈالیں"

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد "بغرض دعا"

۲۹ جون تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء

۱- مکرم محمد ارشد دینس صاحب چک نمبر ۳۴ پنڈت والا ضلع شیخوپورہ	۵۰/-
۲- محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ	۵۰/-
۳- جماعت ا - × (ایکس ون) فیکٹری ڈاہر کی ضلع سکھر	۵۰/-
۴- مکرم شیخ مختار احمد صاحب راوہن ضلع دادو	۱۰۰/-
۵- " سیکرٹری مال صاحب گھنوکے جنیجہ ضلع سیالکوٹ	۷۸/-
۶- " چوہدری سلطان احمد صاحب بذریعہ سیکرٹری مال صاحب فیصل آباد	۵۰/-
۷- " امیر الدین صاحب ناصر " " " " "	۵۰/-
۸- والدین " " " " " " " "	۱۰۰/-
۹- مکرم چوہدری منور احمد صاحب " " " " "	۵۰/-
۱۰- " آفتاب احمد صاحب شیخوپورہ	۵۰/-
۱۱- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۳۰۰/-
۱۲- مکرم سیکرٹری مال صاحب خوشاب	۵۵/-
۱۳- " سیکرٹری مال صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۵۰/-
۱۴- " عبدالستار صاحب جنگل امام شاہ بذریعہ سیکرٹری مال صاحب پیر محل ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-
۱۵- " خواجہ عبدالمومن صاحب گولبازار ربوہ	۵۰/-
۱۶ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ فضل کریم صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا	۱۰۰/-
۱۷- مکرم رشید احمد صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر	۱۰۳/-
۱۸- " حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور	۵۰/-
۱۹- " عبدالرحمٰن خان صاحب کوہاٹ	۵۰/-
۲۰- " ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب بزرگوال ضلع گجرات	۵۰/-
۲۱- " سیکرٹری مال صاحب حیدرآباد (سندھ)	۱۲۰/-
۲۲- " میاں محمد اعظم صاحب سول لائن بذریعہ سیکرٹری مال صاحب لاہور	۵۰/-
۲۳- " نوردین صاحب سمن آباد " " " "	۵۵۰/-
۲۴- " نعیم احمد خانصاحب " " " " "	۵۰/-
۲۵- " چوہدری عبدالوحید صاحب نیلا گنبد " " " "	۵۰/-
۲۶- " مشہود احمد صاحب گلبرگ " " " "	۲۰۰/-
۲۷- " طارق رؤف صاحب چھاؤنی جنوبی " " " "	۱۰۰/-

(وکیلہ المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

میرے لڑکے عزیزم رانا محمد ادریس کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ اللہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالکریم ایچ بی۔ ایس۔ او بدوملہی سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے مورخہ ۲۵ جولائی ۸۲ و بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا اور دعا کروائی۔ دوران نکاح حضور نے بچی کے نام کی تصحیح فرماتے ہوئے امۃ اللہ یاسمین نام تجویز فرمایا اور آئندہ اسی نام سے پکارنے کے لیے فرمایا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت تشریف فرما رہے اور حضور نے دعاؤں سے نوازا۔ محمد ادریس محترم محمد یامین مرحوم تاجر کتب کا پوتا اور خواجہ محمد شریف آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ ۶/۸/۸۲ کو بارات ربوہ سے بدوملہی روانہ ہوئی اور بعد نماز جمعہ محترم امیر صاحب مقامی بدوملہی نے الوداعی دعا کروائی اور رات ۹ بجے بارات بخیریت واپس ربوہ پہنچی اور اس سے اگلے دن خاکسار نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جملہ احباب جماعت سے اس رشتہ کے کامیاب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے درخواست ہے۔

(رانا محمد یوسف سول ڈیفنس آفیسر ریٹائرڈ سیکرٹری تحریک جدید دارالبرکات ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ مینیجر

تحصیل جڑانوالہ کی یک روزہ تربیتی کلاس

قیادت مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹۶ صریح، ضلع فیصل آباد کے زیر انتظام تحصیل جڑانوالہ کی یک روزہ تربیتی کلاس ۲۰ اگست بروز جمعۃ المبارک منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں تحصیل جڑانوالہ کی جملہ مجالس کے خدام و اطفال سے شرکت کی درخواست ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کے ہمراہ ساڑھے سات بجے مسجد احمدیہ چک ۹۶ گ ب صریح تشریف لے آویں۔

اس کلاس میں (علماء سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ) مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوں گے۔

کبڈی ——— میرو ڈبہ ——— خدام

کبڈی ——— فٹ بال ——— اطفال

علمی مقابلہ جات:- تلاوت۔ نظم، اذان۔ تقریر۔ عام دینی معلومات

مقابلہ جات کا نصاب جملہ مجالس کو قبل ازیں روانہ کیا جا چکا ہے۔ احباب جماعت سے تربیتی کلاس کی کامیابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(عبدالمجید انور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹۶ گ ب صریح۔ فیصل آباد)

اعلان داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایف اے۔ ایف ایس سی میں داخل ہونے والے طلبہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ درخواستیں بمعہ اسناد ۱۹ اگست ۱۹۸۲ء تک کالج دفتر میں پہنچا دیں۔ فارم داخلہ دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ طلبہ کو ٹرانسفر سرٹیفکیٹ بھی لانا ہوگا۔ انٹرویو مندرجہ ذیل تاریخوں کو ہوگا۔

میڈیکل گروپ ۲۱-۲۲ اگست ؛ نان میڈیکل گروپ ۲۳-۲۴ اگست

آرٹس گروپ ۲۵-۲۶ " (ملک محمد بخش)

(بحوالہ نوائے وقت ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری بچی عزیزہ محمودہ خالد (عرف بے بی) کی جواں عمری میں وفات ہم سب لواحقین کے لیے بہت بڑے صدمہ کا موجب بنی۔ مرحومہ وفات کے ایک ہفتہ پہلے جیکب آباد سے باندھی خود ہی آگئی تھی اور ایک رات کے لیے کروندی گئی اور وہاں بیمار ہو گئی اسی دن نواب شاہ سول ہسپتال پہنچایا گیا اور وہاں پر ہی وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہت سارے احباب نے خطوط اور ملاقات کے ذریعہ جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اس موقعہ پر اظہار ہمدردی کیا۔ اسی طرح باندھی کی جماعت نے بہت تعاون کیا۔ خاکسار الفضل اخبار کے ذریعہ سب احباب کا جنہوں نے اس موقعہ پر ہمدردی کا اظہار کیا اپنی طرف سے اور تمام لواحقین کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور ہم سب کو صبر کی توفیق دے آمین

بہت سارے احباب نے جیکب آباد میں مرحومہ کے سسرال کا پتہ دریافت کیا ہے۔ سو وہاں مرحومہ کے خسر ارشاد احمد شکیب صدر جماعت احمدیہ نمائندہ نوائے وقت اخبار جیکب آباد کے پتہ پر خط لکھ سکتے ہیں۔

(شریف احمد دیڑھوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

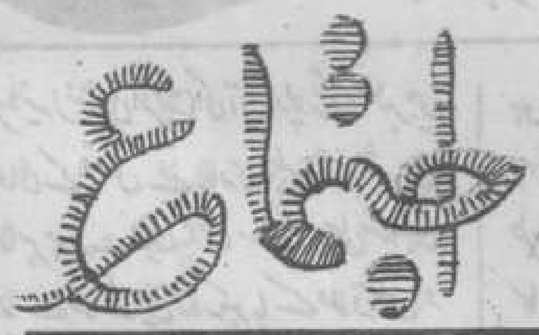

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) ربوہ میں منعقد ہوگا۔

جس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے لہٰذا ابھی سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دیجئے خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہدایات برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز یکم ستمبر ۱۹۸۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں بلکہ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔ ۳۰ ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہو جاتا ہے۔ اس تاریخ تک تمام چندے مع چندہ ناصرات بھجوا دیں۔ اس کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہ ہوگی۔ نیز ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل میں درج شدہ ہدایات کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔ نمائندگان اجتماع پر پہنچ کر نمائندگی کا ٹکٹ بھی حاصل کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ٹینڈر نوٹس

پرسنٹیج ایٹم ریٹ ٹینڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ شاہرات کے اُن منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے برائے سال ۱۹۸۳ء-۱۹۸۲ء اپنے نام انلسٹمنٹ / تجدید کروائے ہیں مطلوب ہیں مورخہ ۲۲-۸-۸۲ بوقت ۱۲.۰۰ بجے دوپہر وقتِ مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱:۔ ٹینڈر بذریعہ ڈاک یا ٹیلی فون قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۲:۔ ٹینڈر بغیر زرِ ضمانت ناقابلِ قبول ہوگا۔ زرِ ضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے ہمراہ قابلِ قبول ہوگا۔

۳:۔ ٹینڈر اُن ٹھیکیداروں کو دیئے جائیں گے۔ جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء پیش کریں گے۔ بصورتِ دیگر ٹینڈر جاری کیا جائے گا۔

۴:۔ کام کی شرائط و تفصیلات یعنی شرح، نقشہ جات، ڈرائینگ وغیرہ کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۵:۔ زیرِ دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا سارے ٹینڈر منسوخ کر دے۔

۶:۔ مشروط ٹینڈر قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۷:۔ دیگر دستاویزات ٹینڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابلِ واپسی) ۲۱-۸-۸۲ تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹینڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

۸:۔ کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹینڈر کے ہمراہ لگانا ضروری ہوگا۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرِ ضمانت	معیاد کام
۱:۔	توسیع و کشادگی جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ میل ۴.۵۰ تا ۹	۲۳,۵۰,۰۰۰/-	۴۷,۰۰۰/- سنتالیس ہزار	۱۰ ماہ
۲:۔	توسیع و کشادگی جھنگ سرگودھا روڈ میل ۳۱ تا ۳۷.۲۵	۵۲,۰۰,۰۰۰/-	۱۰۴,۰۰۰/- ایک لاکھ چار ہزار	۱۲ ماہ
۳:۔	توسیع و کشادگی خوشاب مظفر گڑھ روڈ میل ۱۱ تا ۱۱۷	۵۶,۰۰,۰۰۰/-	۱,۱۲,۰۰۰/- ایک لاکھ بارہ ہزار	۱۲ "
۴:۔	تعمیر امین پور روڈ تا دادو والا (آغا زاز دادو والا میل ۵ تا ۵.۵	۲۵,۰۰,۰۰۰/-	۵۰,۰۰۰/- پچاس ہزار	۱۰ "
۵:۔	۴ عدد حفاظتی رینپ تعمیر کرنا جھنگ میں۔	۴,۰۰,۰۰۰/-	۸,۰۰۰/- آٹھ ہزار	۳ "

ظفر حنیف
ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے۔ ڈویژن جھنگ

G.P.L ۵۵۸۵

دعائے مغفرت

● خاکسار کی والدہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں منظور احمد صاحب مرحوم آف دودہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا ۹/۸/۸۲ کو ربوہ سے اپنے گاؤں جاتے ہوئے لالیاں کے قریب بس کے حادثہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی تدفین عام قبرستان نمبر ا میں ہوئی نمازہ جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے پڑھائی اور تدفین ہونے پر دعا مکرم مولوی صالح محمد صاحب نے کروائی۔

مرحومہ کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(سراج الدین جاوید کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ)

● خاکسار کے خسر مکرم مستری عبدالعزیز صاحب مورخہ ۷/۸/۸۲ ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد قریباً ۷۵ سال کی عمر میں کروندی ضلع خیرپور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے تمام خاندان کے ساتھ اپنے بڑے بھائی مولوی عبدالحق صاحب نور مرحوم آف بھٹیاں ضلع گورداسپور کے ذریعہ قریباً ۱۹۳۸ء میں بیعت کی تھی اور کچھ عرصہ بعد آپ کی اہلیہ اور اولاد نے بھی بیعت کر لی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی (جو خاکسار کی اہلیہ ہے) اور بہت سارے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں نہایت اعلیٰ جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(شریف احمد دہریوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ)

درخواست ہائے دعا

● ۱۔ محمد یعقوب ولد غلام محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں اب پہلے سے افاقہ ہے۔

● ۲۔ مکرم محمد خالد صاحب اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● ۳۔ محمد صادق صاحب جنجوعہ کو بعض پریشانیاں ہیں۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

● میری ہمشیرہ رشیدہ بیگم بیوہ عبدالغنی رشدی سابق امیر صاحب راولپنڈی مرحوم۔ ٹانگوں اور گھٹنوں میں درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ نیز میرے بھانجے کیپٹن وحید احمد ممکنہ مقدمے میں پریشان ہیں۔

(محمد رمضان لدھیانوی ربوہ)

● عاجز کا چھوٹا پوتا بعمر ۵ ماہ بعارضہ اسہال اور پیچش دو تین دن سے بیمار ہیں۔ نیز میری صحت بھی کمزور ہے۔ (صوفی محمد ابراہیم بنگوی جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ پیسہ کم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحبِ نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر و اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی امداد ہو سکے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اس کو خود خرید کر پڑھیں۔ منیجر

بقیہ۔ یوم آزادی

مولانا نے کہا کہ قائداعظم کی جرأت و دلیری یہ ہے کہ خود بعض مسلم مذہبی رہنماؤں کی شدید مخالفت کے باوجود مطالبہ پاکستان پر ڈٹے رہے لوگوں نے شدید مخالفت کی مولانا ابوالکلام آزاد نے جنہیں امام الہند کہا جاتا ہے یہ کہا کہ مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کے مطالبے کی بجائے میں یہودیوں کے علیحدہ وطن کے مطالبے کو زیادہ وقعت دیتا ہوں کیونکہ وہ دنیا بھر میں بکھرے ہوئے ہیں۔

(انڈیا ونز فریڈم صفحہ ۱۴۲-۱۴۳)

مولانا نے پاکستان کے لئے دعاؤں کی تحریک کی اور کہا کہ پاکستان کا قیام تو ایک نقطۂ آغاز ہے ہم نے ساری دنیا کو پاک کر کے ساری دنیا کو پاکستان بنانا ہے۔

مولانا موصوف کی تقریر کے بعد صدر عمومی صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد شامل ہوئی اور مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی تقریر کے دوران بار بار فضا، نعرہ ہائے تکبیر اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔

قومی جھنڈے لہرائے گئے

اہل ربوہ نے یوم پاکستان کے پیش نظر بازاروں اور شہروں میں بڑی تعداد میں قومی جھنڈے لگائے۔ صدر عمومی کی زیر ہدایت و نگرانی گول بازار کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا شہر میں اہم عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ چنانچہ ربوہ کے مرد و زن ان روشنیوں کو دیکھنے بڑی تعداد میں گھروں سے نکل کھڑے ہوئے مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، دفاتر صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید، وقف جدید، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ لجنہ اماء اللہ، اور بلدیہ ربوہ، تعلیم الاسلام کالج نیز تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے علاوہ بعض احباب نے اپنے گھروں پر بھی چراغاں کا اہتمام کیا تھا۔

بقیہ: خطبہ جمعہ .....

نہیں۔ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت اقدس ... پر اعتراض کیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی آیات کی تعریف میں بہت مبالغے سے کام لیتے ہیں اس پر حضور... نے جواب میں فرمایا کہ

"وہ دونوں وہ دریائے بے انتہا ہیں کہ اگر تم دنیا کے عاقل اور فاضل ان کی تعریف کرتے رہیں تب بھی حق تعریف کا ادا نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ مبالغہ تک نوبت پہنچے"

(مکتوب براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲)

مولانا نے کہا کہ اس نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے امت مسلمہ کے بزرگوں نے "کوثر" کے لفظ کے ۱۴ معنی کئے ہیں چنانچہ حضرت مصلح موعود نے پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۸ء میں ایک لیکچر میں کوثر سے مراد ایک آزاد حکومت لی اور فرمایا کہ پاکستان کے ہر فرد کے سامنے یہ سورۃ رہنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے کوثر ایک آزاد حکومت عطا کی ہے جسمیں اسلامی طریقوں پر عمل کرنے کا موقعہ ہے۔

حضرت مصلح موعود نے قیام پاکستان کے نتیجے میں عائد ہونے والے خصوصی فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجے میں وہ دشمن جو پاکستان کو کچلنا چاہتا ہے وہ خود کچلا جائے گا۔ مولانا صاحب نے کہا کہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سورۃ کوثر کی تفسیر کی جائے تو نئے نئے معارف و خزائن کا پتہ لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا غیر معمولی حالات میں قائم ہونا یہ بتاتا ہے کہ اس کے پیچھے خدائی ہاتھ تھا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

"..... پاکستان کا قائم رہنا اور بیرونی دنیا میں اس کا مشہور ہو جانا اس میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ خدا تعالیٰ جس کی نصرت پر آتا ہے کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

اس ضمن میں جماعت پر جو فرائض عائد ہوتے ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے حضرت مصلح موعود نے جماعت کو تلقین کی کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا کرو جب جماعت کا ہر شخص دعا میں لگ جائے گا پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کا فضل کس طرح نازل ہوتا ہے۔

مولانا نے کہا کہ اس ضمن میں دوسرا فرض ہم پر قربانیاں دینے کا ہے۔ ہمیں جذبات و احساسات اور جان مال و آبرو ہر قسم کی قربانیاں دینی ہیں اور دوسرے اہل پاکستان کی نسبت ہم پر یہ زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم نے خدمت اسلام کا ایک نیا عہد خدا تعالیٰ سے باندھا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت اقدس ..... کے الہامات میں پاکستان کے قیام کے لیے واضح پیشگوئیاں موجود ہیں ایک الہام میں ہے،

"اور کہہ خدایا پاک زمین میں مجھے جگہ دے۔ یہ ایک روحانی طور کی ہجرت ہے۔"

(دافع البلاء صفحہ ۲۱)

پھر الہام ہوا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں"

(الحکم ۱۷/۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ میں اس الہام کے بارے میں فرمایا:۔

"حضرت (اقدس..... ناقل) کے الہامات کی رو سے پاکستان وہ قلعۂ ہند ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے ہیں۔"

(الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۶)

مولانا نے جماعت احمدیہ کی قیام پاکستان کے لیے قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بطور مثال ایک صحابی حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" کے بیٹے ڈاکٹر ہارون الرشید کا ذکر کیا جن کو ہندوؤں نے قتل کر دیا اور ان کی اہلیہ محترمہ کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی اور قریب تھا کہ غنڈے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے کہ انہوں نے دریا میں چھلانگ لگا دی اور ان کو نیم مردہ حالت میں کسی نے دریا سے نکالا۔ مولانا نے کہا کہ پاکستان کی بنیادوں میں احمدی مردوں اور عورتوں کی قربانیوں کا خون شامل ہے۔ اور یہ تو نقطۂ آغاز ہے احمدیوں کو انہی دعاؤں اور قربانیوں میں مزید تیزی پیدا کرنا ہوگی۔ کیونکہ سب سے زیادہ پاکستان کی سالمیت کے لیے دعائیں کرنے اور قربانیاں دینے کی ذمہ داری ہم احمدیوں پر ہے۔ کیونکہ دعا کا محاذ صرف احمدیوں کے پاس ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی یہی تلقین فرماتے ہوئے کہا تھا کہ،

"پس علیٰ وجہ البصیرت ہم ہی دعا کر سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جہاں تمام بنی نوع انسان کے لیے دعائیں کریں وہاں ہمیں اپنے ملک کی سالمیت استحکام اور حفاظت کے لیے بھی پوری عاجزی اور درد الحاح کے ساتھ دعائیں کرنی چاہیئں اور بہت دعائیں کرنی چاہیئں۔"

(مخلص الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء)

مولانا موصوف نے پاکستان کے لیے دعائیں اور قربانیاں کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اپنے خطبہ کا اختتام حضرت مصلح موعود کے اس پر شوکت ارشاد پر کیا جو حضور نے قیام پاکستان کے فوراً بعد ارشاد فرمایا تھا۔

"ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور ہم نے عدل اور انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا۔ اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا۔ جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا صرف مکہ مدنیہ ہی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔"

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

خطبہ ثانیہ کے دوران مولانا نے کہا کہ نمازیں (بارش کی وجہ سے) جمع ہوں گی اور آخری رکعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کی کامیابی کی دعاؤں کے لیے مخصوص ہوگی۔

اہلیہ محترمہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جمعہ ۱۳ اگست بوقت تقریباً ۲½ بجے بعد دوپہر اہلیہ محترمہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد وفات پا گئیں آپ ایک عشرہ سے زیادہ علیل تھیں۔ اگلے روز مورخہ ۱۴ اگست ۱۱ بجے قبل دوپہر مسجد فضل فیصل آباد میں محترم شیخ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز ظہر محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور آخر میں دعا کرائی گئی۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ سمیہ جاوید صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف جاوید صاحب آف بہاولپور نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازتا رہے اور جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور سلسلہ کی خادمہ بنائے۔ آمین۔

(محمد حسین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور)

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر: ۳۳۰۶۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah